سوال

میری بہن اپنے خاوند سے بہت تنگ ہے، توکیا میں اسے طلاق لینے کا مشورہ دوں؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

لہ :

(تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ مرد اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر اور بچوں کی ذمہ دار ہے، اس سے ان سب کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ توجہ کرو! تم

اگر طلاق یا خلع لینے کی وجوہات موجود ہوں تو عورت ان کا مطالبہ کر سکتی ہے، چنانچہ

ں: (4867)

کا یہ کہنا کہ : "مجھے ذاتی طور پر اسلام میں رہتے ہوئے کفر کا خدشہ ہے۔" کا مطلب یہ ہے کہ : مجھے برا لگتا ہے کہ میں ایسا کوئی کام کر بیٹھوں جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہو کہ میں اپنے خاوند سے بغض رکھوں، یا اس کی نافرمانی کروں یا اپنے خاوند کے حقوق وغیرہ صحیح طرح سے ادا نہ کروں۔

ں(9/400)

الشیخ ابن جبرین رحمہ اللہ خلع طلب کرنے کا سبب بننے والے اسباب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

-ٔ

: اگر عورت کو اپنے خاوند میں جسمانی عیب نظر آئے، یا اس کی شکل اچھی نہ ہو، یا اس کے حواس میں کوئی کمی ہو تو عورت خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

ماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی کرتا ہو، یا رمضان میں بلا عذر روزے نہ رکھے، یا حرام کاموں میں ملوث ہو، مثلاً : زنا، شراب نوشی، گانے سننا، اور غیر اخلاقی چیزیں دیکھنا وغیرہ تو بیوی خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

ی کے نان ونفقہ، لباس اور بنیادی ضرورت کی چیزوں سے محروم رکھے حالانکہ خاوند پوری کر سکتا ہو، تو بیوی خلع طلب کر سکتی ہے۔

،وقت نہ دے، یا تو جسمانی کمزوری کی وجہ سے، یا پھر خاوند کو اپنی اس بیوی میں دلچسپی نہ رہی ہو، یا اسے کسی اور میں دلچسپی ہو، یا رات گزارتے ہوئے عدل نہیں کرتا، توان تمام صورتوں میں خلع طلب کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم "ختم شد :

سئلہ ہے، اور اسی کو اپنے خاوند کے بارے میں کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ علم ہے، تو وہی یہ فیصلہ صحیح انداز سے کر سکتی ہے کہ بچوں کی خاطر اسی گدلی زندگی میں گزارا کرنا ہے؛ کیونکہ باپ کا موجود ہونا، اور اولاد ماں اور باپ دونوں کے اکٹھے رہنے سے نفسیاتی، سماجی اور تربیتی طور پر اچھا اثر لیتی ہے، بہت

پ کی بہن جیسی خواتین کو نصیحت اور رہنمائی کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہم انہیں اولاد ہونے سے پہلے نصیحت کر رہے ہیں یا بعد میں؛ کیونکہ یہاں قربانی بچوں کی سلامتی کی خاطر ہوگی، چنانچہ بچوں کے سماجی، نفسیاتی اور گھریلو امان کے لیے صبر اور ایثار لازم ہے۔

اللہ تعالی کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں کریں کہ اللہ تعالی ان کے خاوند کو سدھار دے، سمجھدار اور خیر خواہ لوگوں کو اس شخص کے ساتھ وقت گزارنے کا کہیں؛ کیونکہ دل کی دنیا بدلتے دیر نہیں لگتی، ویسے بھی دل اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہوتے ہیں؛ آپ کو کتنے ہی لوگ ایسے نظر آئیں گے جو منحرف ہونے کے بعد راہ را

ور اگر سسرالی خاندان میں سے کوئی اچھا اور بھلا شخص ہو جس کی بات مانی جاتی ہو، اور آپ کا بہنوئی اس کا احترام بھی کرتا ہو تو اس معاملے میں اس شخص کی مدد بھی لی جا سکتی ہے کہ اگر ایسے شخص کے شامل ہونے سے بہتری کی امید ہو تو اسے شامل کیا جائے۔

مجھ آتی ہے کہ جب تک آپ کی بہن صبر کیے ہوئے ہے، جو کہ ان کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے، اور بالغ نظری کی دلیل ہے، اس لیے مناسب یہ ہے کہ کوئی بھی جدائی کے حوالے سے اس سے بات نہ کرے؛ کیونکہ ممکن ہے کہ جدائی کے بعد ہونے والا نقصان خاوند میں پائی جانے والی خرابیوں سے بھی زیا

ن کو اپنی جان، یا دینداری یا بچوں کے بارے میں خدشات ہوں تو پھر علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے، علیحدگی کا مطالبہ کرنا اس کے لیے منع نہیں ہے، لیکن جدائی کا مشورہ بہن کو نہیں دیں گے، یا خاوند کو نہیں کہیں گے؛ کیونکہ اگر بیوی جدا ہونے کا ارادہ رکھتی ہے تو خاوند ہی اسے طلاق دے سکتا ہے۔

واللہ اعلم